ترجمہ

تاویل الاحادیث

(ادارہ)

حضرت داؤد علیہ السلام کا دوسرا عجیب واقعہ یہ ہے کہ جب ایک رات وہ اللہ کو یاد کر رہے تھے تو ان پر یہ انکشاف ہوا کہ بیت المقدس پر ملائکہ اتر رہے ہیں، حالانکہ وہ جالوت کے دور میں منہدم ہو چکا تھا اور جس کا کوئی نام و نشان بھی باقی نہ تھا۔ اور بیت المقدس میں بھی وہی عظیم راز (تجلی گاہ ہونا) پنہاں تھا، اللہ تعالیٰ نے ان کے رہنے کے لئے بیت المقدس کی جگہ کو معین کیا، جیسے حضرت ابراہیم کے لئے کیا تھا۔ لیکن حضرت داؤد علیہ السلام نے اللہ کی راہ میں بڑا جہاد کیا اور آپ کے صحیفے میں یہ لکھا ہوا تھا کہ وہ (جالوت) رب تعالیٰ کی کئی (شعائر اور) بنیادیں گرا چکا ہے اس کا لازمی نتیجہ یہ تھا کہ حضرتِ داؤد علیہ السلام کی اس تعمیر میں انتقام اور غضب کی آمیزش ہوتی اور یہ کام خدمت کے طور پر نہ ہو سکتا تھا لہذا اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہوئے اور یہ سوال کیا کہ اس کو اس کی نیکیوں میں سے ایک نیکی بنا دے۔

حضرتِ داؤد علیہ السلام کے دور میں لوگوں نے سنیچر کے دن کا احترام چھوڑ رکھا تھا، حالانکہ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر جو شریعت نازل ہوئی اس میں سنیچر کے

احترام کا تاکیدی حکم تھا۔ حضرت داؤد کے دور میں لوگ (سنیچر کے دن) مچھلیاں پکڑا کرتے تھے (اس حکم کی خلاف ورزی کے بدلے میں) اللہ تعالیٰ نے ان کی صورتوں کو مسخ کر کے بندر بنا دیا جس کی یہ صورت ہوئی کہ اس نے مچھلی کے مزاج کو فاسد اور طبیعت کو بدبودار بنا دیا جب وہ اس کو کھاتے تھے تو یہ سوء مزاج ان میں بھی سرایت کر گیا ان کے ابدان بگڑ گئے اس سے پہلے خوراک سے جو نسمہ یا روح انسانی پیدا ہوتا ہے اس کی پیدائش میں تبدیلی آگئی یہ تبدیلی بڑھتے بڑھتے تکمیل کو پہنچ گئی تب ان کے بدن پر (بندروں کی طرح) بال نکل آئے اور اللہ نے ان پر ذلت اور رسوائی کو مسلط کیا وہ بندر بن گئے۔ یہ عذاب (ان کی استعداد کو) بہت قریب تھا اس لئے وہ اس عذاب میں گرفتار ہوئے اور یہ عذاب اس قریہ کے آگے، پیچھے والے لوگوں کے لئے عبرت کا باعث بن گیا[1]۔

آپؑ کا تیسرا بڑا واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے اللہ تعالیٰ سے ایسے فرزند عطا کرنے کا سوال کیا جو ان کے بعد ان کا جانشین ہو، اللہ تعالیٰ نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو سلیمان علیہ السلام عطا کیا جو بڑے پاک باز، دین دار، حکیم، اچھے اخلاق والے اور ذہین تھے، وہ (بڑے ہو کر) مشکل معاملوں کے فیصلے کرنے میں (اپنے باپ) داؤد علیہ السلام کے شریک کار ہو گئے۔ وہ خصوصی واقعات میں اضافی اور وقتی بھلائی کو جلدی معلوم کر لیتے تھے (اور اسی کے موافق فیصلے کرتے)

ایک مرتبہ ہوا یہ کہ ایک رات ایک قوم کی بکریاں دوسری قوم کا کھیت چر گئیں

---

[1] شاہ صاحبؒ اپنی دوسری تالیف تفہیمات الٰہیہ میں ان لوگوں کی صورتیں بدلنے کی حقیقت اس طرح بیان فرمائی ہے کہ داؤد علیہ السلام کے زمانے میں ان کی قوم کے جن لوگوں نے سنیچر کے دن میں تجاوز کیا تھا ان کا یہ برا عمل ان کے صحیفوں میں ثبت کیا تھا اور وہ اپنے ذلت، اعمال اور برے اخلاق میں بندروں سے مشابہت رکھتے تھے تو بندروں کی صورت ان کے چہروں پر آگئی اور اس میں کوئی عجب بات نہیں کیونکہ شکل و صورت ایک عرض کا درجہ رکھتی ہے، اس لئے وہ دوسرے پر بھی پڑ سکتی ہے۔ دیکھئے تفہیمات الٰہیہ جلد ۲ صفحہ ۵۲

وہ لوگ اپنی فریاد لے کر داؤد علیہ السلام کے پاس پہنچ گئے، حضرت داؤد علیہ السلام نے وہی فیصلہ دیا جو اتلاف کی صورت میں ان کی شریعت میں رائج تھا اور اس فیصلے میں بکریوں والوں کو خصوصی نقصان پہنچتا تھا، اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو اس خاص واقعے میں خیر نسبی (اور وقتی بھلائی) سمجھا دی (جس کے موافق انہوں نے فیصلہ دیا) حضرت سلیمان علیہ السلام کے اکثر فیصلے اسی طرز کے ہوتے تھے۔[1]

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کو ارتفاقِ دوم اور سوم کا علم (بھی) عطا کیا تھا اس لئے داؤد علیہ السلام نے ان کو اپنی زندگی میں جانشین مقرر کیا حضرت سلیمانؑ کو پرندوں کی بولی کا فہم بھی عطا ہوا تھا۔

اس کی تحقیق یہ ہے کہ پرندوں اور بہائم کو جب کوئی ضرورت پیش آتی ہیں تو خدا کی طرف سے ان پر علوم عادیہ کا الہام ہوتا ہے۔ اور کبھی اللہ تعالیٰ کسی ایسی چیز کا ارادہ فرماتا ہے جس میں چوپایوں کے لئے بھلائی ہوتی ہے جیسے کسی تکلیف اور محنت سے چھڑانا یا کسی بھلائی اور نفع کو حاصل کرنا تو اس وقت اس جانور کے دل میں کسی چیز کا علم الہام فرماتا ہے۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو کچھ سکھانا چاہتا ہے تو ایک پرندے کو بھیج دیتا ہے اور اس کے دل میں الہام ہوتا ہے اور تعلماً اس بندے کو پرندے کے ذریعے تعلیم دیتا ہے جیسے ہُدہُد کے قصّے میں ہوا۔

(جاننا چاہیئے کہ) پرندوں کی مختلف آوازیں ہوتی ہیں جو ان کے مختلف حالات کی نشان دہی کرتی ہیں، جیسے غضب، بے قراری، گھبراہٹ، جفتی کی خواہش اور بھوک اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان کو ان علوم کا اکثر حصّہ سکھا دیا تھا۔ اور اکثر اوقات بعض عارفوں کو بھی ایسے علوم عطا ہوتے ہیں ان امور کے لئے چند جزی اسباب ہیں جو ضبط اور انحصار میں نہیں آسکتے۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمان علیہ السلام کے لئے ہَوا اور جنّوں کو مسخر کیا تھا،[2] اس کو

---

[1] یہ واقعہ قرآن مجید کی سورۂ انبیاء کی آیات ۷۷، اور ۷۸ میں مذکور ہے، وہاں دیکھیں۔
[2] سورۂ انبیاء کی آیت ۸۱ کو دیکھیں۔

یوں سمجھنا چاہئے کہ ہوا، آگ اور دوسری چیزوں کے بننے اور موجود ہونے میں عنـ
پانی میں حق تعالیٰ کی قیومیت کی تاثیر سبب بنتی ہے، تو کبھی قیومیت کی تاثیر سے
چیز ہوا بن جاتی ہے، اور دوسری قیومیت سے پانی ہو جاتی ہے اسی پر دوسری
کو بھی قیاس کریں۔

کامل بندے کو کبھی بعض قیومیت سے مناسبت ہوتی ہے حضرت سلیماؑ
اور آگ کی قیومیت ۔ سے مناسبت تھی اور ان کے اندر تسخیر شئ کی ہمت قوی تھ
مناسبت کی وجہ سے ہمت میں اور اضافہ ہوا تو انہوں نے شیاطین کو تابعدار
وہ ان کے لئے بڑے بڑے محراب اور تصویریں بناتے تھے اور دریا میں غوطے لگا۔
اور اس کے سوا اور بہت کام کرتے تھے۔ حضرت سلیمانؑ تخت پر بیٹھ کر ہوا کو اس
کے اٹھانے کا حکم کرتے تو ہوا ان کو وہاں لے جاتی جہاں وہ چاہتے تھے۔

حضرت سلیمان علیہ السلام کے عجیب واقعات ہیں: ایک یہ کہ ایک دن
سامنے گھوڑے لائے گئے اور وہ ان کی پسندیدگی میں اتنے محو ہوگئے کہ ان
کا وقت بھی ان سے فوت ہو گیا۔ اس پر آپؑ کو سخت غصہ آیا اور اس جوش میں گھ
کو قتل یا زخمی کروا دیا[1]۔

دوسرا واقعہ یہ ہے کہ آپ کی طرف سے لڑنے اور جہاد کرنے کے جو احکامات
ہوتے تھے ان میں اپنے امیروں کی سستی اور ٹال مٹول کو دیکھ کر تنگ دل ہوئے اور
آرزو کی کہ اپنی بیبیوں سے صحبت کریں اور ان میں ہر ایک سے ایک ایک ایسا
پیدا ہو جو اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ اس معاملے میں انہوں نے صرف اسباب ک
اور اس کو خدا کی طرف تفویض کرنا اور اس سے مدد مانگنا بھول گئے، حالانکہ عارف ا
کی طرف دیکھنے سے پہلے اللہ سے مدد مانگتا ہے اور اس میں اللہ کی تدبیر کی سرایت ک
لیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو اس پر اس طرح تنبیہ فرمائی کہ کسی بھی بی بی سے کوئی

---

[1] یہ قصہ قرآن مقدس کی سورۂ صٓ آیت ۳۱ - ۳۳ میں وارد ہوا ہے۔

پیدا نہ ہوا کیونکہ ان کا نطفہ دقیق ہوگیا۔ جماع کی کثرت خواہش اس کا باعث بنی، اس لئے اس مادے سے ایک ناقص خلقت کے سوا کوئی بھی پوری صورت نہ بن سکی، اور اس جسم غیر مستوی کو ان کے تخت پر ڈال دیا گیا۔ اس واقعے سے وہ اصل حقیقت کو سمجھ گئے اور اللہ تعالیٰ سے توبہ کی اور اس سے حکومت میں مدد چاہی اور یوں کہا کہ یا اللہ مجھے بخش دے اور ایسا ملک عطا فرما جو میرے بعد کسی کے لئے لائق نہ ہو۔

تیسرا واقعہ یہ ہے کہ ان کا وادی النمل پر گزر ہوا اور آپؑ ہوا پر سوار تھے، وہاں ایک چیونٹی نے اور چیونٹیوں سے کہا کہ اپنے گھروں میں گھس جاؤ ایسا نہ ہو کہ حضرت سلیمان اور ان کا لشکر تمہیں روند نہ ڈالے، اس چیونٹی نے اپنے علم کے موافق احتیاط سے کام لیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام نے اسے سن لیا اور اس کی گفتار کو سمجھ گئے اور اس پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ انہیں[1] جانوروں کی بولی کی سمجھ عطا ہوئی ہے۔

چوتھا واقعہ یہ ہے کہ ایک روز انہوں نے پرندوں کی تلاش کی تو ہدہد کو غیر حاضر پایا، اس پر ہدہد کو سخت دھمکایا۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو ایک عجیب علم کی تعلیم فرمائی، اس میں ہدہد پر بھی رحمت تھی کہ وہ سزا کی دھمکی سے بچ جائے اور سلیمان علیہ السلام کی بھی بھلائی تھی کہ بلقیس کی حکومت ان کے ہاتھ آجائے اور بلقیس اور اس کی قوم پر بھی یہ احسان تھا کہ وہ ایمان لے آئیں۔ اس دن حکمت کا تقاضا یہ تھا کہ حضرت سلیمانؑ کو ہُدہُد کی زبانی بلقیس کی ساری حقیقت معلوم ہو جائے اور ہدہد نے یہ اشارہ کیا کہ بلقیس کافرہ ہے اور اس کو مال اور جمال کا وافر نصیب عطا ہوا ہے، بہرحال اس واقعے میں جتنی بھی پوشیدہ عنایتیں تھیں ان سب سے ان کو آگاہ کیا۔

پانچواں واقعہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بلقیس کے تخت کو احکام ناسوتیہ (اس دنیا کے اثرات سے) خالی کر کے انہیں عالم مثال کی شے بنا دیا۔ پھر حضرت سلیمان علیہ السلام کے اصحابؓ میں سے ایک نیک بندے کی دعا کی برکت سے اس جگہ اسے ناسوت (اس دنیا کی چیز) کا

---

[1] سورۂ نمل آیت ۱۸ - ۱۹ میں یہ قصہ آیا ہے۔

لباس پہنایا، حضرت سلیمانؑ اس عورت سے نکاح کا ارادہ رکھتے تھے تب انہوں نے بلقیس کے عقل و حال کو پرکھنے کے لئے ایک حیلہ چلایا کہ اس کے تخت کو بدل دیا، بلقیس نے اسے پہچان لیا۔ حضرت سلیمانؑ نے اس کی (خوبصورت) پنڈلی کو دیکھ لیا اور آپؑ نے دیکھ لیا کہ وہ بڑی خوب صورت عورت ہے۔[1]

آل داؤد میں ہمیشہ حکومت رہی، جب دنیا کے بادشاہوں میں سے کوئی بادشاہ ا پر غلبہ حاصل کرتا تھا تو اللہ ان کے انبیاء کو فتح و نصرت کے وعدے کی وحی فرماتا اور ان مدد کے لئے ایک عجیب تقریب ظاہر کرتا جیسے کبھی ان کے سامنے سخت ہوا چلتی اور ان تیر بنی اسرائیل کو نہ پہنچتے اور کبھی ایسا ہوتا کہ جب دشمن لڑنے کو آتے تو ان پر گرمی اور پیا کو مسلط کیا جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتے اور بزدل بن جاتے اور کبھی ان کے اندر باہمی دشمن اور عداوت کی آگ کو بھڑکاتا اور وہ آپس میں لڑ پڑتے (بنی اسرائیل بچ جاتے تھے) کئی صد تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

اس کے بعد نینوا مقام کی ایک قوم راہ اعتدال سے ہٹ گئی اور انہوں نے بغاوت علم بلند کیا، خدا کی حکمت نے یہ چاہا کہ اس دور کے نبی اشعیا علیہ السلام کو اس باغی قوم کے ڈرانے کے لئے حکم کرے اگرچہ یہ انذار اپنے پیرو کاروں میں کسی ایک شخص کے ذریعے کیا نہ ہو، اشعیا علیہ السلام نے اس کام کے لئے یونس علیہ السلام کو بھیجا اور ان کو منتخب کرنے کی وجہ یہ تھی کہ یونس علیہ السلام کا وجود اللہ تعالیٰ کی بخشش اور ان کی عنایت سے تھا کیوں کہ ان کے ماں باپ کے بوڑھے ہونے کے بعد ہی بطور خلاف عادت یونس علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تھی پھر اس عنایت الٰہی نے اس کو گھیر لیا اور اس کے بچپن ہی سے

---

[1] مؤلف علام نے حضرت سلیمان اور بلقیس کے قصے کو دوسرے مفسروں کے بیان کے مطابق ذکر فرمایا ہے اور اس کی بنیاد اکثر اسرائیلی روایتوں پر ہے، اگر اس کی تحقیق چاہتے ہو تو ہمارے استاد علامہ عبیداللہ سندھیؒ کی تفسیر کی طرف رجوع کریں یا ہمارے دوسرے بزرگ استاد مولانا شبیر احمد عثمانیؒ کے قرآنی تعلیقات کو دیکھیں۔

اللہ تعالیٰ اس کی تربیت کا اس طرح کفیل ہوا کہ چارپایوں اور وحشی جانوروں کو اس کے دودھ پلانے کا بذریعہ الہام حکم کیا، اور (جب وہ بڑے ہوئے تو) ان کی شادی کا بھی اس طرح انتظام فرمایا کہ انہیں خواب میں دکھایا کہ وہ ایک دوسرے شخص کی بیٹی کا خطبہ کرے اور اس دوسرے شخص کے دل میں یہ خیال ڈال دیا کہ وہ اپنی بیٹی کو یونس علیہ السلام سے بیاہ دے (اس طرح ان کی شادی بھی ہو گئی)۔

خلاصہ یہ کہ حضرت یونس علیہ السلام کی روح میں عنایتِ الٰہی پوشیدہ تھی اس لئے اشعیا علیہ السلام نے ان کو پیغام کے لئے منتخب کیا، حضرت یونس نے جابر لوگوں کے مقابلے سے کمزوری دکھائی اور نبی کے حکم کو عقلی کراہت سے نہیں لیکن طبعی کراہت سے ناپسندیدہ سمجھا، اس کی کراہت کا یہ اثر ہوا کہ ان کے نفس نے ایک غلیظ رنگ (اور نامناسب کیفیت) کو حاصل کیا، اس پر اللہ تعالیٰ نے ان سے مواخذہ کیا، اس کی بی بی راستے میں گم ہو گئی اور ان کے ایک بیٹے کو پانی کی موج بہالے گئی اور دوسرے کو بھیڑیا کھا گیا، اسی سے وہ غمگین ہوئے اور توبہ کی اور آرام پرستی کو چھوڑ کر دعوت و تبلیغ کی تکالیف پر قائم ہو گئے۔

جب وہ اس قوم کے پاس پہنچے تو ان کو توحید کی طرف بلایا۔ انھوں نے آپؑ کو جھٹلایا قید میں رکھا اور اذیتیں پہنچائیں۔ تب حضرت یونسؑ نے اپنی پوری کوشش کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی، لیکن اس قوم کی ہلاکت و بربادی کا وقت ابھی نہ ہوا تھا کیوں کہ اللہ کسی قوم کے ہلاک کرنے پر تب راضی ہوتا ہے جب وہ ہر طرح سے ملعون ہو جائیں (یہ اُن کے لئے ابتدائی ڈرانا تھا) تب آپؑ کے نفس کو ایک ایسی کیفیت لاحق ہوئی جو قتل ناحق کے مشابہ ہوتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف اس حالت میں نظر کی اور ہلاکت ملتوی ہو گئی۔ (اس میں) آپؑ کے لئے بہت سے واقعے ہیں :-

ایک واقعہ یہ ہے کہ جب قوم یونسؑ نے عذاب کو دیکھا تو اللہ سے توبہ کی اور سب نے مل کر خدا کی بارگاہ میں عاجزی کی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور عذاب کو ان سے ہٹا دیا۔ اس پر شیطان نے یونس علیہ السلام کے دل میں یہ وسوسہ ڈال دیا کہ قوم نے ان کو جھٹلایا ہے اور انہوں نے ان کے ایذار کا پختہ ارادہ

کیا ہے ۔ حضرت یونس علیہ السلام ، اللہ کی طرف رجوع کئے بغیر ان سے ڈر کر وہاں سے بھاگ گئے (یہ آپ کے شایانِ شان نہ تھا) کیونکہ کامل لوگوں کے لئے یہی مناسب ہوتا ہے کہ اپنے سب کام اللہ کو سونپ دیں اور وہ اس وقت اسباب کی تلاش کرتے ہیں جب تدبیرِ الٰہی کو ان میں کام کرتے ہوئے دیکھتے ہیں ، جب یونس علیہ السلام بھاگ گئے تو ان کے نفس نے ایک دوسری ہیئت حاصل کی ۔ کشتی میں سوار ہوئے تو دریا کی موجوں نے جوش کیا ۔ قرعہ پڑا تو ان کے نام پر نکلا ۔ دریا میں گرے تو مچھلی نے آپؑ کو نگل لیا ۔ اس پر اللہ تعالیٰ کی تسبیح کہی اور گناہ سے بیزار ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور رحمتِ الٰہیہ ان پر لوٹ آئی ۔ مچھلی نے آپؑ کو چٹیل میدان میں ڈال دیا اور یہ سقیم (اور عاجز) تھے اور ان پر کدو کی بیل پیدا ہوئی ۔ یہ اس لئے ہوا کہ (وہ کدو کے پتوں میں رہیں اور) ان کو مکھی نہ ستائے اور صحرائی جانوروں کے دل میں یہ خیال پیدا ہوا کہ اس کو دودھ پلائیں ۔ جس کی صورت یہ تھی کہ وحشی جانوروں کے اندر یہ خیال ڈال دیا کہ یہ ان کا بچہ ہے ، اس لئے ان کے سینوں میں رحم نے جوش مارا جیسے اپنے بچے پر ہوتا ہے اور اسی طرح اللہ تعالیٰ ان کے سب کاموں کا کفیل ہوا یہاں تک کہ وہ قوی اور تندرست ہو گئے ۔ اس کے بعد کدو سوکھ گیا اور وہ ہرنی (جو آپ کو دودھ پلاتی تھی) وہ بھی چلی گئی ، ان دونوں پر ان کو غم ہوا ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی طرف یہ وحی کی کہ اسے یونسؑ کدو پر تو روتا ہے جس کو تو نے پانی نہیں پلایا اور ہرنی (کے جانے) پر بھی تو گریہ کرتا ہے جس کو تو نے کچھ نہیں کھلایا ، دوسری طرف ایک لاکھ یا اس سے زیادہ لوگوں کی تباہی کا تجھے خیال نہ آیا ۔ آپ کے نفس نے جن نامناسب باتوں کا ارتکاب کیا تھا ، اس وحی میں ان پر آپ کو ظاہر کیا گیا تھا کیونکہ جب پاک نفس کسی نامناسب ہیئت کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کے لئے یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ اس ہیئت کو سمجھ لے اور یہ بھی جان لے کہ یہ ہیئت اللہ تعالیٰ کے ہاں ناپسندیدہ ہے ، پھر یہ اطلاع خواب سے ہوتی ہے یا کسی خارجی واقعے کے ذریعے سے اور وہ بھی خواب کی مانند ہوتا ہے یا وحی کے ذریعے سے ان کو مطلع کیا جاتا ہے جیسا کہ عالمِ برزخ میں طبیعت کے سکون کے وقت سب نفسوں کو اطلاع

ہو جاتی ہے!

پھر حضرت یونس علیہ السلام کا ایک ایسی قوم پر گزر ہوا جو اپنے پھلوں کو چن کر زمین پر پھینکتے، حضرت یونس ؑ نے یہ دیکھ کر ان سے کہا کہ تم لوگ اپنے پھلوں کو کیوں خراب کررہے ہو، کچھ عقل سے کام لو۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے ان کو وحی کی کہ اے یونس ؑ! تم کو ان کے پھلوں پر تو شفقت آئی اور ایک لاکھ یا اس سے بھی زیادہ آدمیوں پر شفقت نہ آئی۔ پھر ایک شخص نے آپ کی مہمانی کی اور وہ کمہار تھا مٹی کے برتن بناتا تھا، اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس ؑ کو یہ وحی کی کہ وہ کمہار کو اپنے برتن توڑنے کا حکم کرے۔ انہوں نے جب کمہار سے کہا تو وہ بگڑ گیا اور ان کو بُرا بھلا کہنے لگا اور کہا تو دیوانہ معلوم ہوتا ہے۔ حضرت یونس ؑ جو اپنی قوم کی ہلاکت چاہتا تھا، خدا تعالیٰ نے انہیں اس کی مثل بتائی۔ پھر اس نے ایک شخص کی کھیتی کے لئے اللہ سے دعا مانگی، اللہ تعالیٰ نے دعا قبول فرمائی اور اس کھیتی کو خوب اُگایا اور شاداب کیا لیکن اس کے بعد اس کو پھر برباد کیا اس پر ان کو رنج ہوا۔ یہ بھی انہیں اللہ تعالیٰ نے (سمجھانے کے لئے) ایک مثال بتائی، اس کو دیکھ کر انہوں نے اللہ کے حضور عاجزی کی اور توبہ کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول کی اور پہلے کی طرح ان کی پرورش کی اور ان کی بیوی کو لوٹایا اور ان کو سو دینار عنایت کئے اور ان کو ان کی اولاد بھی مل گئی۔ اور ان کو مچھلی کے پیٹ سے نکالا اور ان پر نشانیاں ظاہر کیں اور ان کو اپنی قوم میں سچا بنایا۔

یہ سب اس لئے ہوا کہ اللہ تعالیٰ آئینہ کی طرح ہے جیسا کہ اس نے فرمایا کہ یہ تمہارے اعمال ہیں جن کو میں تمہارے لئے محفوظ کرتا ہوں اگر کسی نے نیک رنگ اختیار کیا تو اس کو اچھا بدلہ ملے گا اور جو بُرے رنگ پر قائم ہوا تو اس کو بُری سزا ملے گی اور سب انسانوں کے دل ان کے ہاتھ میں ہیں جب وہ کسی بندے کو عذاب کرنا چاہتا ہے تو لوگوں کے دلوں کو اس شخص کی ایذا رسانی کے لئے پھیر دیتا ہے اور جب کسی بندے پر نعمت کرنا چاہتا ہے تو لوگوں کو اس شخص کو فائدہ پہنچانے کی طرف موڑ دیتا ہے، اللہ تعالیٰ کا یہ فعل ہمیشہ رہتا ہے خاص طور پر ان لوگوں کے حق میں جو سب کو چھوڑ کر اللہ کے لئے ہو جاتے ہیں اور خدا جن کی خصوصی تربیت کا کفیل ہو جاتا ہے، حضرت یونس علیہ السلام بھی ایسے ہی (خدا پرست) لوگوں میں تھے۔

(مسلسل)